M.A. Islamic Studies Sem I paper
Topic: Shibli Ke Kalami Mabahis
By. Mumtaz Alam Rizvi

شبلی نعمانی اور کلامی مباحث

DATE

پچھلے صفحات میں وجود باری تعالیٰ اور نبوت کے سلسلہ میں
شبلی کے نظریات گزر چکے ہیں۔ علم کلام کے مباحث میں بنیادی
مسئلہ جبر و قدر کا مسئلہ رہا ہے اور اس مسئلہ کی بحث
کا دائرہ اس قدر وسیع ہو گیا تھا کہ متکلمین کے یہاں دو فرقے
بن گئے تھے یعنی ایک جبریہ کہلائے جبریہ اور دوسرے قدریہ کہلائے
قدریہ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

جبر و قدر یعنی انسان کے مجبور یا
مختار ہونے کی مشکل بحث میں شبلی فرماتے ہیں کہ انسان کو
خدا نے ظاہری حیثیت سے اپنی سرنوشت کا مختار کل بنایا ہے
مگر ایسے اس حیثیت سے مجبور بھی رکھا ہے کہ اس کا
ایمان الحاد میں نہ بدل جائے۔ تاریخ اسلام سے ظاہر ہے
کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام ہے کہ سچے الرسول کے طرز پر اسلام
قبول کیا اور کبھی مجبوری تقدیر کے شاکی نہیں رہے

عیسائی اگر غلط راستے میں کہ مسلمانوں میں
جو سکاہی اور پستی پائی جاتی ہے وہ اسی مسئلہ قضا
و قدر کا اثر ہے اور اسی لئے اس مسلمانوں کا تنزل
جو دراصل تعصب کا لازمی نتیجہ ہے اس اعتراض
کو اگرچہ توکل کے نہ ملا کر صوفیہ نے اپنے طرز عمل
سے قوی تر بنا دیا لیکن در حقیقت یہ اعتراض یا رد و قبول
اس کا سرسری جواب تو یہ ہے کہ یہی قضا و قدر کا
اعتقاد تھا جس کی بدولت مسلمانوں نے بڑے بڑے ملک فتح کئے
ہزاروں آدمیوں کے دل میں یقین جما تھا اور
وہ خطرناک معرکوں میں صحیح و سلامت نکل آتے تھے

اس خود بہ خود ہمارے علماء اور صوفیہ اپنی شکستہ پائی اور کاہلی کے لئے استعمال کرتے ہیں تو اس میں اسلام کا کیا قصور ہے؟

توکل پیشہ علماء اور صوفیہ کی جس روش کی شبلی نے یہاں شکایت کی ہے اسی شکایت کو بعد میں علامہ اقبال نے بڑے دو ٹوک لہجہ میں بیان کیا اور فرمایا:

ہر کہ در قعر مذلت ماندہ است

ناتوانی را قناعت خواندہ است

اگر شبلی اقبال کے زمانے میں ہوتے تو وہ اقبال کی اس فکر کی حمایت کرتے۔ یہاں یہ بات بھی عرض کر دوں کہ جبر و قدر کے سلسلے میں شبلی نے صحابہ کی زندگیوں سے جو استشہاد پیش کیا اقبال نے جاوید نامہ "خطاب بہ مشتری" میں سے حضرت خالد بن ولید کی شکست ناپذیر جنگوں کے حوالے سے زیادہ صریح بتا دیا اور شاید انہوں نے یہ فکر شبلی ہی سے لیا ہوگا

شبلی اور بعد میں علامہ اقبال دونوں نے مسئلہ قضا و قدر کو ماننے کے بعد بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ عمل کی راہ کا روڑا نہیں بلکہ عمل کو مکمل نتیجہ دیتا ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ قضا و قدر پر یقین رکھنے والا ایمان میں بعید القبول کارنامے انجام دے سکتا ہے